روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

جمعہ 11 ستمبر 2009ء 20 رمضان المبارک 1430 ہجری 11 تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 207

لیلۃ القدر

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ کو دکھایا گیا کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری سات دنوں میں ہے۔اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمہاری خوابوں کا اس امر پر اتفاق ہو گیا ہے اس لئے جو لیلۃ القدر کا متلاشی ہو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

(صحیح بخاری کتاب صلوٰۃ التراویح باب التماس لیلۃ القدر حدیث نمبر 1876)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

جس قدر احکام شرع...... میں مقرر ہیں ان میں اسرار عجیبہ اور لطائف غریبہ غور کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔مثلاً یہاں پر جو شہر رمضان واسطے صیام کے اللہ تعالیٰ کے کلام میں مخصوص فرمایا گیا اس میں ایک عجیب سر یہ ہے کہ یہ مہینہ آغاز سنہ ہجری سے نواں (9) مہینہ ہے۔یعنی 1۔محرم 2۔صفر 3۔ربیع الاول 4۔ربیع الثانی 5۔جمادی الاول 6۔جمادی الثانی 7۔رجب 8۔شعبان 9۔رمضان اور ظاہر ہے کہ انسان کی تکمیل جسمانی شکم مادر میں نو ماہ میں ہی ہوتی ہے اور عدد نو کا فی نفسہٖ بھی ایک ایسا کامل عدد ہے کہ باقی اعداد اسی کے احاد سے مرکب ہوتے چلے جاتے ہیں، لاغیر۔پس اس میں اشارہ اس امر کی طرف ہوا کہ انسان کی روحانی تکمیل بھی اسی نویں مہینے رمضان ہی میں ہونی چاہئے اور وہ بھی اس تدریج کے ساتھ کہ آغاز شہور ہجری سے ہر ایک ماہ میں ایام بیض وغیرہ کے روزے رکھنے سے بتدریج تصفیہ قلب حاصل ہوتا رہا۔جیسا کہ شیخ نے کہا ہے کہ

صفائی بتدریج حاصل کنی
تامل در آئینہ دل کنی

حتیٰ کہ نواں مہینہ رمضان شریف کا آ گیا تو اس کے لئے یہ حکم ہوا کہ فمن شھد منکم ....(البقرہ:186) یہاں تک کہ مومن تتبع کو روزے رکھتے رکھتے آخر عشرہ رمضان شریف کا بھی آ گیا۔پس اب تو ظلمات جسمانیہ اور تکدرات ہیولانیہ سے پاک وصاف ہو گیا تو عالم ملکوت کی تجلیات بھی اس کو ہونے لگیں اور طاق تاریخوں میں مکالمات الٰہیہ کا مورد ہو گیا اور یہی حقیقت ہے لیلۃ القدر کی جو آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور اس لئے شارع.......... نے تعیین لیلۃ القدر کی 27 شب مقرر فرما دی کیونکہ درصورت 29 دن ہونے شہر رمضان کے وہی 27 شب آخری طاق شب ہو جاتی ہے، جس میں تکمیل روحانی انسان تتبع کے حاصل ہو سکتی ہے۔اس لئے یہ شب 27 کی ایک عجیب مبارک شب ہے جس میں قرآن مجید بھی نازل ہوا۔کما قال اللہ تعالیٰ انزلناہ فی الیلۃ القدر ....(القدر 2-4) ایضاً قال تعالیٰ۔ انزلناہ فی لیلۃ مبارکہ (الدخان:4) اور چونکہ یہ شب مبارک اور لیلۃ القدر دونوں رمضان شریف ہی میں ہوتی ہیں لہٰذا ان تینوں آیتوں میں کوئی اختلاف بھی باقی نہیں رہا اور انزلناہ فی لیلۃ القدر میں ضمیر مذکر غائب کا مرجع اس لئے مذکور نہیں ہوا ہے کہ جملہ اہل کتاب یہود ونصاریٰ حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کے اشد درجہ منتظر تھے کیونکہ تمام کتب میں آپ کی بشارات اور صفات حمیدہ موجود تھیں اور اب تک موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلام آپ کے منہ میں ڈالا جانا بھی بائبل میں اب تک پایا جاتا ہے۔اس لئے اس کلام الٰہی کے نزول کا بھی ان کو سخت انتظار تھا اور نیز مشرکین عرب اپنے باپ دادوں سے سنتے چلے آتے تھے کہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے بنی اسمٰعیل میں ایک نبی عظیم الشان مبعوث ہونے والا ہے۔لہٰذا جملہ اہل مذاہب اور اہل کتاب کو اس نبی آخر الزمان اور نزول کلام الٰہی کا انتظار تھا اور ان میں آپ کی بعثت کا ذکر خیر رہتا تھا جیسا کہ سورہ بینہ کی ہماری تفسیر سے واضح ہے۔اس لئے انزلناہ کے مرجع کے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی بلکہ مرجع کے ذکر کرنے میں وہ نکتہ حاصل نہ ہوتا تھا جو اس کے عدم ذکر کرنے میں ایک لطیفہ حاصل ہوا۔اس لئے مرجع ضمیر "انزلناہ" کا ذکر سابق میں نہیں کیا گیا۔کیونکہ اس کا ذکر تو کل اہل کتاب اور مشرکین عرب میں موجود ہے۔

(خطبات نور ص :231)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس رمضان المبارک

امسال 29 رمضان المبارک بمطابق 20 ستمبر 2009ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن اور اختتامی دعا بیت الفضل لندن سے پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 5 بجے ایم ٹی اے پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگی۔احباب جماعت پیارے امام کے درس سے مستفید ہونے کیلئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور اپنے اہل خانہ اور دوست احباب کو اس میں شمولیت کی تلقین کریں۔

خطبات امام کی اہمیت

علمی معیار میں اضافہ کے لئے MTA پر خلیفہ وقت کے پروگرامز دیکھنا اور بالخصوص خطبات براہ راست سننا ضروری ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

"آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 31 مئی 1991ء از الفضل 23 ستمبر 1991ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔مجالس عرفان باقاعدہ بچوں کو سنوائی جائیں۔ذیلی تنظیمیں اور امراء اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

(از سفارشات مجلس مشاورت 2009ء)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرمعارف اور زریں ارشادات

رمضان کا آخری عشرہ، عبادات اور لیلۃ القدر کی حقیقت

ہمیں چاہئے کہ ان دنوں میں اپنی عبادتوں کو سجائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں

رمضان کے آخری عشرے میں آنحضرت ﷺ کی عبادتوں کے کیا نظارے ہوتے تھے۔ آپؐ کی تو عام دنوں کی عبادتیں بھی ایسی ہوتی تھیں کہ خیال آتا ہے کہ اس میں اور زیادہ کیا اضافہ ہوتا ہوگا۔ لیکن آپؐ رمضان کے آخری عشرے میں اس میں بھی انتہا کر دیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب رمضان میں سے ایک عشرہ باقی رہ جاتا تو آنحضور ﷺ کمر کس لیتے اور اپنے اہل سے ان دنوں میں بالکل علیحدہ ہو جاتے اور (بیت) میں چلے جاتے اور چوبیس گھنٹے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ تو یہ آخری عشرہ چند دن تک ہمارے پر بھی اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آنے والا ہے انشاء اللہ۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ان دنوں میں اپنی عبادتوں کو مزید سجائیں اور ان کو ترقی دیں۔ استغفار اور عبادات کی طرف توجہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں۔ اس آخری عشرے میں جو لیلۃ القدر آتی ہے اس کو پانے والے ہوں اور یہ عہد کریں کہ جن عبادتوں کی عادت ان دنوں میں ہمیں پڑ گئی ہے اس کو ہم ہمیشہ قائم رکھنے والے ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ’’جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے‘‘۔

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر۔ باب فضل لیلۃ القدر)

اب یہاں دیکھیں روزے رکھنا اور لیلۃ القدر کی رات کا قیام یعنی لیلۃ القدر والی رات میں عبادت۔ ان دونوں کے ساتھ شرط ہے کہ ایک تو ایمان کی حالت میں ہو اور مومن ہو اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے ہو۔ مومن وہ ہے جو ایمان کی تمام شرائط پوری کرتا ہے۔ صرف زبان کا اقرار نہیں ہے۔ اب شرائط کیا ہیں؟ قرآن کریم میں متعدد شرائط کا ذکر ہے۔ سب سے بڑی بات اللہ پر ایمان ہے۔ مومن تو وہی ہے جو اللہ پر ایمان لائے۔ اس کی مثال دے دیتے ہیں۔ یہی فرمایا کہ ...... (الانفال:3) یعنی مومن تو صرف وہی ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں۔ تو جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا وہ کبھی دوسرے کا حق مارنے کا سوچے گا بھی نہیں۔ وہ کبھی معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا سوچے گا بھی نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنے معاشرے میں ہر ایک سے بنا کے سنوار کے رکھو۔ ہمسایہ سے حسن سلوک کرو، اپنے وعدے پورے کرو، دوسروں کے لئے قربانی دو اور اس طرح کے بے شمار حکم ہیں۔ تو جب یہ چیزیں ہوں گی تبھی ایمان کی حالت ہوگی اور تبھی اللہ تعالیٰ کا خوف بھی دل میں ہوگا۔ یا اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے یہ سب کام ہو رہے ہوں گے۔ تو عبادتوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اپنا محاسبہ کرنے، صبح شام یہ جائزہ لینے کہ میں نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا ہے یا نہیں اور تقویٰ سے رات بسر کی ہے یا نہیں، جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا۔ جب ایسی حالت ہوگی تو فرمایا کہ ایسے لوگوں کے روزے بھی قبول ہوں گے اور لیلۃ القدر کی برکتیں بھی حاصل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو اجر عظیم حاصل کرنے والے ہیں۔ پھر ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ پتہ لگے کہ ’’لیلۃ القدر‘‘ کی راتیں ہیں کون سی؟ کون سی وہ راتیں ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے حصہ پا سکتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو‘‘۔

(بخاری کتاب فصل لیلۃ القدر۔ باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر)

یعنی تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں وغیرہ راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے متعدد صحابہ کرام کو رویا میں رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر دکھائی گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں تمہاری خوابوں میں رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کے ہونے میں موافقت پائی جاتی ہے۔ یعنی ان سب میں تقریباً یہی بات نظر آ رہی ہے پس تم میں سے جو بھی اس کو تلاش کرنا چاہے وہ اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے‘‘۔

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر۔ باب فضل لیلۃ القدر)

تو بہرحال آخری عشرہ یا سات راتیں مختلف روایتوں میں آیا ہے۔

پھر ایک روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کر رہی ہیں کہ ایک بار میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے نبی اگر مجھے لیلۃ القدر میسر آ جائے تو میں کیا دعا مانگوں۔ آپؐ نے فرمایا لیلۃ القدر نصیب ہونے پر یہ دعا کرنا کہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔ یعنی ’’اے اللہ تو بہت زیادہ درگزر کرنے والا اور درگزر کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھ سے درگزر فرما‘‘۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند الانصار)

تو یہ دعا آنحضرت ﷺ نے سکھائی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اور دعائیں نہیں کرنی چاہئیں۔ وہ بھی کریں لیکن اگر اس حدیث کو اوپر جو میں نے پہلے حدیث بیان کی ہے اس کے ساتھ ملائیں تو مزید بات کھلتی ہے کہ ایمان اور محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر ملے تو گناہ بخشے گئے۔ اب جب ایک مومن اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہے کہ اے خدا! اس سارے رمضان میں اپنے گناہوں اور زیادتیوں کا میں جائزہ لیتا رہا ہوں اور اب میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کوشش کروں گا کہ یہ غلطیاں اور زیادتیاں مجھ سے نہ ہوں۔ تو معاف کرنے والا ہے۔ تو درگزر کو، معاف کرنے کو، بخشش کو پسند کرتا ہے، میرے گناہ بخش اور میری زیادتیوں سے درگزر فرما۔

تو جس طرح حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ استغفار اور گناہوں سے معافی جو ہے توبہ قبول ہونے میں مددگار رہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے انسان پھر ایسا نیکیوں پر قائم ہونے کی کوشش کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔ تو وہ لوگ جو اس طرح دعا مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کے معیار بھی قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ تبھی تو عفو اور درگزر کا واسطہ دے کے اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی نیک نیتی سے مانگی ہوئی دعاؤں کو اپنے وعدوں کے مطابق قبول بھی کرتا ہے۔ اسے نیکیوں میں بڑھاتا بھی ہے۔ تو یہ ساری چیزیں جو عفو، درگزر رہے یا معاف کرنا ہے، استغفار ہے، یہ کوئی چھوٹی دعا نہیں ہے، بہت بڑی دعا ہے۔ اگر آدمی اپنا پورا محاسبہ کرتے ہوئے مانگے تو، بہت ساری برائیوں کو چھوڑے گا تو اللہ کے پاس بھی جائے گا تا کہ بخشش کے سامان پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس احساس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر اس سے عفو اور بخشش کے طلبگار رہوں۔

پھر جیسا کہ ہم جانتے ہیں اور ہمیں یہ علم حضرت اقدس مسیح موعود نے دیا ہے لیلۃ القدر کے صرف اتنے ہی معنے نہیں ہیں کہ رمضان کے آخری عشرے میں چند راتوں میں سے ایک رات آ گئی اور اس میں دعائیں کر لی جائیں اور بس۔ بلکہ اس کے اور بھی بہت وسیع معنے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصہ رات میں ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو میں اس کو قبول کروں لیکن ایک معنے اس کے اور ہیں ...... کہ ہم نے قرآن کو ایسی رات میں اتارا ہے کہ تاریک و تار تھی اور وہ ایک مستعد مصلح کی خواہاں تھی۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جبکہ اس نے فرمایا...... (الذاریات:57)۔ پھر جب انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ تاریکی ہی میں پڑا رہے۔ ایسے زمانے میں بالطبع اس کی ذات جوش مارتی ہے کہ کوئی مصلح پیدا ہو پس ...... (القدر:2) اس زمانہ ضرورت بعثت آنحضرت ﷺ کی ایک اور دلیل ہے‘‘۔

(الحکم جلد 10 نمبر 27 مورخہ 31 جولائی 1906ء ص 4 خطبات مسرور جلد 2 ص 785-789)

حفاظت خداوندی

’’اِدھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا‘‘
ہمیں شکر واجب ہے اپنے خدا کا
سلامت ہے اپنی جماعت وطن بھی
یہ ہے معجزہ نیم شب کی دعا کا

ڈاکٹر حنیف احمد قمر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ۔ ربوہ ۔ قیمت 5 روپے

قسط : دوم

حقیقۃ الوحی کے مطالعہ میں سہولت کے لئے

حقیقۃ الوحی

میں مذکور اسماء، مقامات، اصطلاحات اور کتب کا تعارف

حقیقۃ الوحی کے مشکل الفاظ کے تلفظ اور معانی کی اشاعت کے بعد اب اسماء، مقامات، کتابیات اور اصطلاحات کا تعارف پیش خدمت ہے تا کہ صحیح مفہوم اخذ کرتے ہوئے مطالعہ کا حظ اٹھایا جاسکے۔ امید ہے آپ حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں حضرت اقدس کی کتب کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

ب تا س

بنی اسرائیل

حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا۔ آپ کے 12 بیٹے تھے ان سے جونسل چلی اس کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔

بیت المقدس

یروشلم شہر کا ایک نام۔ یہ شہر یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے ہاں ایک متبرک مقام ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کو فتح کیا اور حضرت سلیمانؑ نے اس میں ایک ہیکل تعمیر کروائی۔ حضرت مسیح ناصریؑ کی دعوت وتبلیغ کا مرکز بیت المقدس اور اس کا قرب وجوار تھا۔ حضرت عمرؓ بنفس نفیس اس شہر میں تشریف لے گئے تھے اور ایک مسجد تعمیر کروائی جو بعد میں مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہوئی۔

پطرس

پطرس حضرت عیسیٰؑ کے ایک مشہور حواری تھے۔ ان کا اصل نام شمعون تھا۔ جب حضرت عیسیٰؑ کو رومیوں نے پکڑا اس وقت اس نے تین بار مسیح ناصریؑ پر لعنت کی۔ (انجیل متی باب 26 آیات 75-69)

پولوس

عیسائیت کے موجودہ بگاڑ کا بانی مبانی یہی شخص ہے۔ اس کا نام ساؤل تھا۔ یہ پیدائشی رومی شہری تھا۔ اسے پولوس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت مسیحؑ کو خواب میں دیکھا اور آپؑ کی تعلیم کے برعکس غیر یہودیوں میں عیسائیت کا پرچار کیا۔ حضرت مسیحؑ کی الوہیت کا دعویدار تھا۔ 66 یا 67 عیسوی کے آغاز میں اس کا سر قلم کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔

پیر صَاحِبُ الْعَلَم سندھی

سندھ کے مشہور مشائخ میں سے تھے۔ ان کے مریدین کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی تصدیق کی تھی۔

تذکرۃ الاولیاء

اولیاء کرام کے سوانح اور ان کی کرامات اور روحانی واقعات کے ذکر پر مبنی کتاب۔ یہ اپنے وقت کے مشہور صوفی بزرگ شیخ فرید الدین عطارؒ کی تصنیف ہے۔ فارسی میں لکھی گئی اس کتاب کو اردو میں ترجمہ کر کے بھی شائع کیا گیا ہے۔

تریاق القلوب

تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود۔ یہ کتاب 1898ء کے اواخر اور جنوری 1900ء میں مکمل ہو چکی تھی لیکن اس کی اشاعت پہلی دفعہ 1902ء میں ہوئی۔

تعبیر الرؤیا

خواب کی تعبیر کرنا۔ ''تعطیر الانام''، تعبیر الرؤیا کی تعبیر کی ایک مشہور کتاب ہے۔

تعطیر الانام

اس کتاب کا پورا نام تعطیر الانام فی تعبیر المنام ہے۔ اس میں خوابوں کی تعبیریں بیان کی گئی ہیں۔ اس کے مصنف شیخ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی ہیں۔ آپ 19 مارچ 1641ء کو دمشق میں پیدا ہوئے اور دمشق میں ہی 5 مارچ 1731ء کو ان کی وفات ہوئی۔

توریت

حضرت موسیٰؑ پر نازل ہونے والی کتاب۔ موجودہ عہد نامہ قدیم (بائبل) میں پہلی پانچ کتابوں (پیدائش، خروج، احبار، گنتی اور استثناء) کو توریت کہتے ہیں۔

ثناء اللہ امرتسری

ایک مشہور اہلحدیث عالم تھا۔ حضرت مسیح موعود کا سخت مخالف تھا۔ 1870ء کو امرتسر میں پیدا ہوا۔ حضرت مسیح موعود کی حیات میں اس کے ساتھ مقام مُدّ پر ایک مباحثہ ہوا، جو حضرت سید سرور شاہ صاحب نے کیا۔ 15 / مارچ 1948ء میں بمقام سرگودھا 80 سال کی عمر میں مولوی ثناء اللہ امرتسری نے انتقال کیا۔

جبرائیل علیہ السلام

فرشتہ۔ خدا تعالیٰ کی وحی انبیاء تک پہنچانے کی ذمہ داری اس فرشتہ کے سپرد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء مبعوث فرمائے ہیں ان سب کا ولی (معین ومددگار ودوست) یہی فرشتہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق

ابوعبداللہ جعفر الصادق امام محمد باقرؒ کے بیٹے تھے اور شیعہ امامیہ کے بارہ اماموں میں سے چھٹے امام تھے۔ ان کی پیدائش 24 مئی 699ء (80 ہجری) میں ہوئی اور وفات 765ء (148 ہجری) میں مدینہ میں ہوئی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

جلال الدین رومی

جلال الدین رومی "بلخ" میں (604ھ) بمطابق 1207ء میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات (672ھ) بمطابق 1273ء میں ہوئی۔ آپ کی مثنوی معنوی بہت مشہور ہے۔

جنت

خدا تعالیٰ کا اپنے نیک بندوں کو انعام سے نوازنے کی ایک صورت اور مقام کا نام جنت ہے۔ اسے بہشت بھی کہا جاتا ہے۔

جہاد

اس کے لغوی معنے کوشش اور محنت کے ہیں۔ اصطلاح میں اس کے معنی ہیں وہ محنت اور کوشش جو اللہ کے لئے، اللہ کی راہ میں کی جائے خواہ وہ مال سے ہو، جان سے ہو یا کسی اور طریقے سے ہو۔ اپنے نفس سے جہاد کرنے کو نبی اکرم ﷺ نے جہادِ اکبر کا نام دیا ہے۔

جہنم

خدا تعالیٰ کا گنہگاروں کو سزا دینے کی ایک صورت کا نام جہنم ہے۔ وہ عقوبت خانہ یا دارالشفاء جہاں ان لوگوں کو رکھا جائے گا۔

چاند سورج گرہن

چاند کو اس کی معین تاریخوں 15,14,13 اور سورج کو اس کی معین تاریخوں 28,27,26 میں گرہن لگنا۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے آنے والے مہدی کے بارے میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ رمضان کے مہینہ میں ہمارے مہدی کے لئے چاند کو اس کی پہلی اور سورج کو درمیان والی تاریخ میں گرہن لگے گا۔ حضرت مسیح موعود کی حیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو رمضان کے مہینہ میں پورا فرمایا چنانچہ پیشگوئی کے مطابق 21 مارچ 1894ء کو چاند گرہن اور 6/اپریل 1894ء کو سورج گرہن ہوا۔

حجر اسود

خانہ کعبہ کے کونے میں لگا سیاہ رنگ کا پتھر جسے حج یا عمرہ کرنے والے سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں بوسہ دیتے ہیں۔

حضرت حسان بن ثابتؓ

آنحضرت ﷺ کے صحابی اور عرب کے مشہور شاعر تھے۔ انصاری تھے اور قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ آپ کو آنحضرت ﷺ کا درباری شاعر ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ حضرت حسان بن ثابتؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں 120 سال کی عمر میں وفات پائی۔

حواری

حواری کا لغوی مطلب وفادار دوست ہے یا ایسا شخص جس کا بدن بہت سفید ہو۔ عرفاً حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں Disciple کو حواری کہا جاتا ہے یہ تعداد میں بارہ تھے۔ ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيِّي الزُّبَيْرُ کہ ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیرؓ (بن العوام) ہے۔

خانہ کعبہ

خانہ کعبہ جسے بیت اللہ بھی کہا جاتا ہے مکہ مکرمہ میں موجود وہ عمارت ہے جو لوگوں کے لئے خدا کی عبادت کی خاطر بنائی گئی اور قدیم زمانہ سے اور پھر اسلام کے ظہور کے بعد مسلمان اس کا ہر سال حج کرتے ہیں، اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔

حضرت خدیجہؓ

ام المومنین حضرت خدیجہؓ آنحضرت ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ مطہرہ تھیں اور جب تک آپ زندہ رہیں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔ آپ مکہ کی رئیس خاتون تھیں۔ بنو اسد بن عبدالعزیٰ سے آپ کا تعلق تھا۔ والد کا نام خویلد بن اسد تھا اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ آپ کی وفات کا زمانہ ہجرت سے 3 سال قبل ہے۔ حضرت ابوطالب کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہی حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوئی۔ اسی وجہ سے اسلامی تاریخ میں اس سال کو عام الحزن یعنی غم کے سال سے موسوم کیا جاتا ہے۔

دارقطنی سنن

سنن دارقطنی، امیر المومنین فی الحدیث، امام حافظ علی بن عمر دارقطنی (306ھ تا 385ھ) کی معروف کتاب ہے۔ حدیث اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ بھی اس کتاب میں ہے۔

دانیال نبی

دانیال نبی جنہیں دانی ایل بھی کہا جاتا ہے، بنی اسرائیلی انبیاء میں ایک ممتاز مقام رکھنے والے نبی تھے۔ آپ 621 ق م میں پیدا ہوئے۔ نبوکدنضر کے ذریعہ بنی اسرائیل کی پہلی جلاوطنی کے وقت آپ بھی جلاوطن کئے گئے۔ آپ کی خاص بات یہ تھی کہ آپ کو علم التعبیر میں ایک خاص ملکہ عطا ہوا تھا اور آپ کو بہت سارے خواب آئے جن میں بابلیوں کی بربادی اور فلسطین اور ارض مقدس کی دوبارہ آبادی کے خواب بھی تھے۔ بعد ازاں آپ خورس بادشاہ کے دربار میں وزیر کے منصب پر بھی فائز رہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام

آپ کا ذکر قرآن کریم میں 16 مرتبہ آیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام 1040 ق م میں پیدا ہوئے۔ داؤد بن ایشا بن عوبد بن عابر، قرآن کریم نے اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ آپ کو حکومت اور نبوت اکٹھی عطا ہوئیں۔ آپ لوہے کی زرہیں بنانے میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ بنی اسرائیل کے نبی اور بادشاہ تھے جن کے ذریعہ بنی اسرائیل کو خوب شان و شوکت عطا ہوئی۔ آپ اور آپ کے بیٹے حضرت سلیمان علیہما السلام کا دور بنی اسرائیل کا سنہرا ترین دور تھا۔ آپ کی مناجات کی کتاب زبور بھی بنی اسرائیل کی مذہبی کتب میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔ بنی اسرائیل پر چالیس سال حکومت کرنے کے بعد آپ نے 930 ق م میں وفات پائی۔

دجال

دجال وہ ہوشربا فتنہ ہے جس کے شر سے نجات دینے کے لئے مہدی کے ظہور کی رسول کریم ﷺ نے بشارت دی ہے۔ دجال کے لغوی معنے جھوٹے اور حقیقت کو ڈھانپنے والے کے ہیں ایک ایسی بڑی جمعیت جو اپنی کثرت سے زمین کو ڈھانپ لے یا ایسی جمعیت جو تجارت کا مال اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اس امت میں بہت سے دجالوں کا آنا بتلایا ہے لیکن ایک بڑے دجال سے اپنی امت کو خاص طور پر خبردار کیا ہے۔ بعض لوگ اسے یہود کا کوئی غیر معمولی آدمی گردانتے ہیں اور بعض ایک غیر مرئی مخلوق۔ حضرت مسیح موعود نے واضح فرمایا ہے کہ اس سے مراد عیسائی فتنہ ہے جو مغربی اقوام کے ذریعہ پھیل رہا ہے۔

ڈگلس، کپتان

پورا نام کپتان ولیم مانٹیگو ڈگلس تھا۔ یہ ضلع گورداسپور (بھارت) میں ڈپٹی کمشنر تھا۔ اس کی عدالت میں حضرت مسیح موعود کے خلاف وہ مشہور مقدمہ پیش ہوا تھا جس میں عیسائیوں نے ایک سازش کے تحت یہ جھوٹا الزام لگایا کہ حضرت مسیح موعود نے عبدالحمید نامی ایک شخص کے ذریعہ پادری ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح ناصریؑ پیلاطوس کی عدالت میں پیش ہوئے تھے اور وہ جان گیا تھا کہ یہ محض مخالفوں کی شرارت ہے اسی طرح کپتان ڈگلس کو بھی سچائی کا پتہ چل گیا۔ اور اس نے دانشمندی اور انصاف کے تقاضوں کے ساتھ کیس کی سماعت کرتے ہوئے آپ کو باعزت طور پر بری قرار دیا۔ ڈگلس بعد میں لائلپور (موجودہ فیصل آباد، پاکستان) کا کمشنر بھی رہا اور مختلف اضلاع میں انتظامی عہدوں پر کام کرتے ہوئے ریٹائرمنٹ کے بعد واپس انگلستان چلا گیا جہاں اس نے 25 فروری 1957ء میں وفات پائی۔ وفات کے وقت کپتان ڈگلس کی عمر 93 سال تھی۔

ذو السنین

ایک دمدار ستارہ ہے جس کے بارہ میں احادیث میں وارد ہے کہ وہ مسیح موعود کے وقت میں طلوع ہوگا۔ یہ ستارہ 1882ء میں طلوع ہوا اور اخباروں میں اس کے متعلق شائع کیا گیا کہ یہ وہی ستارہ ہے جو مسیح ناصریؑ کے وقت میں طلوع ہوا تھا۔

رسول

رسول کے معنی پیغام اور پیغام لے جانے والے کے ہیں۔ (مفردات امام راغب) اسی طرح جو خدا تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے وہ بھی رسول، نبی اور پیغمبر کہلاتا ہے۔

روح

لسان العرب کے مطابق "روح اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ انسان کا جسم زندہ رہتا ہے گویا روح جسم کے لئے جان کا حکم رکھتی ہے"۔ حضرت مسیح موعود نے روح کی ماہیت، اس کی استعدادوں اور اس کی تخلیق پر قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے ایسی مفصل بحث فرمائی ہے جو اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آتی۔ خاص طور پر اپنے مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور کتاب "سرمہ چشم آریہ" میں حضور نے اس بارہ میں بڑی تفصیلی بحث فرمائی ہے۔

سرسید احمد خان

17/اکتوبر 1817 کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ مسلمانوں کے لئے ہندوستان میں ان کے زوال کے دور میں (1857ء کے بعد) ان کی سیاسی اور علمی ترقی کے لئے نمایاں کام کیا اور اسی کے لئے آپ مشہور بھی ہیں۔ اس سلسلہ میں جو سب سے نمایاں کام آپ نے کیا وہ علی گڑھ یونیورسٹی کا قیام ہے۔ مذہب کے بارہ میں آپ یورپ کے فلسفہ سے متاثر تھے اور وحی الہام اور دعا کی تاثیر وغیرہ کے قائل نہ رہے۔ انہوں نے ایک نامکمل تفسیر قرآن بھی لکھی جو سرسید کے خیالات کی عکاس ہے۔ سرسید احمد خان دعا کی تاثیر کے قائل نہیں تھے اس نظریے کے رد کے لئے حضرت مسیح موعود نے ایک کتاب "برکات الدعا" لکھی۔ سرسید احمد خان کو گورنمنٹ کی طرف سے "سر" کا خطاب ملا۔ آپ 27 مارچ 1898ء کو فوت ہوئے۔

رمضان المبارک اور قبولیت دعا

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

رمضان المبارک میں ہر مومن اپنی اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کو راضی رکھنے اور اس کے احکامات بجا لانے اور عبادات کی ادائیگی میں سرگرم ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

یہ مبارک مہینہ کئی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے اس میں انسان کو روحانی تربیت ملتی ہے۔ مواسات و ہمدردی کا سبق ملتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صبر کرنے کی تربیت ملتی ہے۔ کیونکہ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے۔ ارشاد نبوی محمد ﷺ کے مطابق صبر کا اجر جنت ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ اگر روزہ دار سے کسی ایسے شخص کا واسطہ پڑ جائے جو گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو روزہ دار صرف اسے یہ جواب دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اسی کی طرح جواب دے کر اپنا روزہ خراب نہ کرے۔

آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر روزہ دار روزہ رکھنے کے ساتھ جھوٹ بھی بولے، جھوٹی گواہی بھی دے تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ عبث اپنا وقت ضائع کر رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کی ہے کہ رمضان کی وجہ سے ہر مومن عبادات بجا لا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے اور اس کو راضی کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے اور اس سے دعائیں مانگ رہا ہے۔ مناسب ہے کہ رمضان سے جو دعاؤں کا تعلق ہے وہ بیان کیا جائے اور دعائیں کرنے کے طریقے لکھے جائیں۔ قبولیت دعا کے اوقات کی نشاندہی کی جائے۔ تا کہ رمضان مبارک میں اس سے فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ وباللّٰہ التوفیق

قبولیت دعا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ بقرہ میں جہاں روزوں کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں روزوں کے احکام کے فوراً بعد آیت 187 میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بہت قریب ہے۔ جس طرح ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ انسان کی رگ جان سے بھی بہت قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کے قرب کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے ''عبادی'' کی یعنی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور جواب دیتا ہے۔ یہی بات دین حق کو دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے کہ دین حق کا خدا ایک زندہ خدا ہے اور وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے۔

اسی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کی چند شرائط بیان کی ہیں کہ ان بندوں کی دعائیں سنتا ہے جو عبادی ہوں خدا کے بندے ہوں، شیطان کے بندے نہ ہوں، یعنی جو خدا کی پوری پوری اطاعت اور کامل فرمانبرداری کرتے ہوں۔

انی قریب میں نزدیک ہوں، کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ جسمانی طور پر اللہ تعالیٰ نزدیک ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان میں جب انسان خدا کی خاطر روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو پاک وصاف کرتا اور اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرتا ہے۔ انی قریب یعنی روحانی طور پر انسان خدا کے فضلوں کو حاصل کر لیتا ہے۔ اللہ تو ہر ایک کا خدا ہے، ہر ایک کا مالک اور ہر ایک کا رازق ہے۔ وہ ہر ایک کی سنتا ہے لیکن وہ ان کی زیادہ سنتا ہے جو اس کے ہو جاتے ہیں یا اس کے بن جاتے ہیں بہ نسبت ان کے جو اس کے باغی ہیں۔ پس چاہئے کہ اللہ کے بندے بنیں اور فلیستجیبوالی کی شرط کو پورا کریں۔

حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

قبولیت دعا کے طریقے

1) پہلا طریق جو قرآن کریم نے بیان کیا ہے جس سے قبولیت دعا ہو گی۔ وہ یہ ہے کہ فلیستجیبوالی تم میری ہر بات مانا کرو یعنی اپنی تمام حرکات وسکنات شریعت کے مطابق اور شریعت کے ماتحت لے آؤ پھر تمہاری دعائیں قبولیت میں بڑھ جائیں گی۔

2) ولیومنوابی اگر میرے بندے دعا قبول کرانا چاہتے ہیں تو مجھ پر ایمان لے آئیں۔ یعنی اس بات پر کامل یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے۔ اگر انسان زبان سے تو دعا کرے مگر دل میں قبولیت دعا اور خدا پر یقین نہیں تو دعا قبول نہ ہوگی۔

3) جب کوئی اہم معاملہ پیش ہو تو اس وقت کسی انسان کے دکھ اور تکلیف کو دور کر دو۔ کیونکہ جو خدا کے بندوں پر رحم کرتا ہے خدا اس پر رحم کرتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اس لئے صدقہ دینا، غربا کی خدمت کرنا بہت بہتر ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ الصدقۃ تطفیٔ غضب الرب کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اس لئے قبولیت دعا کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ انسان دوسروں کی حاجت روائی کرے اور یہ بھی پوشیدہ ہو دکھاوا اور احسان جتانا نہ ہو۔

4) خدا تعالیٰ کے حضور اپنا مدعا بیان کرنے سے پہلے یعنی جس امر کے لئے دعا کرنا ضروری ہے اس سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو بیان کرے جس طرح کا مقصد ہے۔ مثلاً اگر گناہ بخشوانا ہے تو یا غفار، یا غفور کی صفات کا واسطہ دے۔

5) پھر بعد حمد وثنا کے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے۔ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الدعا میں یہ واقعہ درج ہے۔ کہ آنحضرت محمد ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور نہ ہی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اس نے جلد بازی سے کام لیا اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد وثنا کرے پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اس کے بعد حسب منشا دعا کرے۔

حضرت انسؓ سے بھی آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دعا رکی رہتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا جائے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا باعث ہے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب تو دعا مانگا کرے تو اپنی دعا میں رسول اللہ ﷺ پر درود بھی شامل کر لیا کر۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود تو مقبول ہی ہے اور اللہ جلشانہ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ قبول کرے اور کچھ رد کر دے۔

جو حدیث عاجز نے اوپر بیان کی ہے اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ انسان نماز میں بھی کثرت کے ساتھ دعا کرے۔

نماز میں کن مواقع پر دعا ہوسکتی ہے

اگر وہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے تو سورۃ فاتحہ کثرت سے بار بار پڑھے۔ ایاک نعبدو ایاک نستعین کی تکرار کرے۔

بعض لوگ نماز تو جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں اور پھر بعد میں لمبی لمبی دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ دعا کا بہترین وقت نماز ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے۔ اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ رکوع اور سجدہ میں قرآنی دعائیں نہ پڑھی جائیں۔ ہاں آنحضرت ﷺ سے جو دعائیں ثابت ہیں وہ پڑھی جاسکتی ہیں۔

پس نماز پوری تسلی سے ٹھہر ٹھہر کر آہستہ آہستہ پڑھنی چاہئے اور رکوع وسجود میں کثرت سے دعا مانگنی چاہئے۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگنی چاہئیں اس سے رقت اور حضور قلب پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہئے۔ کیونکہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سورۃ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں تا کہ حضور دل پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ جس نماز میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں۔ آج کل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں۔ جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ ...... نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں نماز خود دعا ہے۔ دین ودنیا کی تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہئیں۔ نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جاسکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح، سجدہ میں بعد تسبیح، التحیات کے بعد کھڑے ہو کر رکوع کے بعد بہت دعائیں کرو تا کہ مالا مال ہو جاؤ۔ چاہئے کہ دعا کے واسطے روح پانی کی طرح بہہ جاوے۔ ایسی دعا دل کو پاک وصاف کر دیتی ہے۔ یہ دعا میسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے۔ گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ غلط خیال ہے۔ ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 55,54)

6) قبولیت دعا کے لئے چھٹا طریق یہ ہے کہ دعا کرنے سے قبل اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کر لو۔ دین نے تمام عبادتوں کے لئے صفائی کو شرط قرار دیا ہے۔

7) ایک طریق یہ ہے کہ کسی خاص معاملہ میں دعا

سے پہلے انسان ایسی دعائیں کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے قبول ہی کرنا ہے۔ مثلاً دین حق کی برتری اور غلبہ کے لئے خدا تعالیٰ کے جلال اور قدرت کے اظہار کے لئے، پھر بعد اس کے اپنی حاجت بیان کرے۔

قبولیت دعا کے اوقات

اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے وہ اپنے بندوں کی ہر وقت سنتا ہے، صرف سنانے والا اور مانگنے والا چاہئے۔ رمضان المبارک میں اس کی رحمت اور قبولیت دعا کے دروازے زیادہ وا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگی کہ ان اوقات کی نشاندہی کر دی جائے جن میں دعائیں قبولیت کا شرف پاتی ہیں۔

1) تہجد یا قیام لیل:

دعا کی قبولیت کے لئے سب سے اہم وقت تہجد کا وقت ہے۔ آدھی رات گزرنے کے بعد جب انسان خدا تعالیٰ کے حضور روئے، گڑگڑائے، دعا کرے تو خدا تعالیٰ اس کی سنتا ہے۔ حدیث کے الفاظ درج کرتا ہوں۔

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں، کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا محمد ﷺ تہجد کی بڑی لمبی نماز پڑھا کرتے تھے۔ قیام اتنا لمبا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ آپ ﷺ کا قیام، آپ کا رکوع، آپ کے سجود سب لمبے ہوتے۔ آپ امت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتے۔

اگرچہ لوگ نماز تراویح میں شامل ہوتے ہیں۔ پھر بھی تہجد کے وقت اٹھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اصل وقت دعاؤں کا اور قبولیت دعا کا تہجد کا وقت ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 182)

2) قبولیت دعا کا ایک اور وقت رمضان المبارک میں اس حدیث نبوی ﷺ میں درج ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ (ابن ماجہ)

روزہ افطار کرنے سے قبل کا وقت قبولیت دعا کا بہترین وقت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور وہ اس طرح کہ دس پندرہ منٹ قبل از افطار انسان تنہائی میں بیٹھ کر خدا کے حضور روئے، گڑگڑائے، دعا کرے۔

لیکن اکثر اوقات یہی وقت گپوں میں اور فضول باتوں میں ضائع کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت کی قدر کریں۔ خود بھی دعائیں کریں۔ اپنے ساتھیوں کو، اپنے بھائیوں کو اور دوستوں کو، اپنی مستورات کو اور اپنے بچوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ اس سے ان کا خدا سے تعلق بھی مضبوط ہوگا، روحانیت بڑھے گی، خدا پر یقین میں بھی اضافہ ہوگا اور دعائیں بھی مقبول ہونگی۔

ع
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

3) ایک اور وقت جو قبولیت دعا کا وقت ہے۔ وہ بیوت الذکر سے تعلق رکھتا ہے۔ لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان میں کثرت سے بیوت الذکر میں جاتے ہیں۔ یہ طریق رمضان کے بعد بھی جاری رہنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ یعنی جب آپ بیت الذکر میں ہوں اور اذان ہو جائے اس وقت سے لے کر جب تک اقامت کہی جائے دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔ اس وقت سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ قبولیت دعا کا وقت رمضان میں بھی ہے اور رمضان گزرنے کے بعد بھی۔ اس دوران ایک انسان نفل پڑھ سکتا ہے۔ ذکر الٰہی کر سکتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم کر سکتا ہے۔

4) ابن ماجہ کی ایک روایت میں حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں کی جاتی۔ ایک امام عادل کی دعا۔ دوسرے روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کرے اور تیسرے مظلوم کی دعا۔

پھر ایک اور حدیث میں جو حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ تین اشخاص کی دعائیں عند اللہ شرف قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ والدین کی اولاد کے حق میں دعا۔ روزہ دار کی دعا۔ مسافر کی دعا۔

ہر دو احادیث میں روزہ دار کی دعا بھی شرف قبولیت پاتی ہے۔ اسی لئے حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ کے دوران لغو باتیں نہ کی جائیں۔ جھوٹ نہ بولا جائے۔ گالی گلوچ نہ کی جائے۔ بے ایمانی نہ کی جائے تاکہ روزہ کا تقدس قائم رہے اور روزہ دار کی دعا شرف قبولیت کا درجہ پائے۔

جمعہ کا دن اور قبولیت دعا

حدیث میں آتا ہے اور حضرت ابوھریرہؓ اس کے راوی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مومن کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔

پس جمعہ کا دن بھی بہت مبارک، اہم اور قبولیت دعا کا دن ہے۔ اسی لئے جمعہ کے دن کثرت سے دعائیں کی جائیں۔ خصوصاً جمعہ کی ادائیگی کے وقت بلکہ سارا دن ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں گزارنا چاہئے۔ کیونکہ ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت اوس بن اوس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟

ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت ابراہیم ادھم سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم خدا کو پکارتے ہیں اور وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا۔

ابراہیم بن ادھم نے فرمایا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کو جانتے ہو مگر اس کی عبادت نہیں کرتے اور اس کے رسول برحق کو پہچانتے ہو مگر اس کی سنت کی پیروی نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے اور حق تعالیٰ کی نعمت کھاتے ہو مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور جانتے ہو کہ بہشت مطیع اور فرمانبردار لوگوں کے لئے آراستہ ہے اور باوجود اس کے اس کی طلب نہیں کرتے اور جانتے ہو کہ دوزخ گناہ گاروں کے لئے آہنی زنجیروں سے آراستہ کیا گیا ہے اور پھر اس سے نہیں بھاگتے اور جانتے ہو کہ شیطان ہمارا دشمن ہے مگر اس کے ساتھ عداوت کی بجائے موافقت رکھتے ہو اور جانتے ہو کہ موت ضرور آئے گی لیکن موت کا سامان نہیں کرتے اور ماں، باپ فرزندوں کو خاک میں دفن کرتے ہو مگر عبرت حاصل نہیں کرتے اور اپنے عیبوں سے تو باز نہیں رہتے اور دوسروں کی عیب جوئی میں مشغول رہتے ہو۔ پس جس آدمی کا یہ حال ہو اس کی دعا کیوں کر قبول ہو سکتی ہے؟ (کتاب حکایات صوفیہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے، مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائیگی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 223,222)

اللہ تعالیٰ کا ایک نام الصبور

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے مضامین کی جلد اول سے ایک نکتہ معرفت لکھتا ہوں۔ ایک دن ایک دوست سے کہہ رہا تھا کہ، انسان کی فطرت ایسی ہے کہ اگر کوئی سائل یا حاجت مند بار بار اس کے پاس آتا رہے تو وہ بیزار ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ تنگ ہو کر یہاں تک کہہ دیتا ہے کہ بھائی تو نے تو میرا ناک میں دم کر دیا اور مانگنے چلے آئے۔ ایسے فقرے تو وہ چند ہی روز کے بعد کہنے لگتا ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ وہ سائل کچھ دن برابر آتا رہے اور اس بات کی کچھ پروا نہ کرے۔ تو پھر بعض اوقات سخت کلامی اور لڑنے تک کی نوبت بھی آجاتی ہے اور یہ تو ممکن ہی نہیں کہ ساری عمر کوئی سائل کسی کے پیچھے پڑا رہے اور وہ تحمل سے اس کی بات سنتا رہے اور آنکھ میلی نہ کرے۔ خواہ وہ امیر ہو یا بادشاہ اور خواہ سوال چھوٹا ہو یا بڑا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی یہ ایک عجیب صفت ہے کہ ساری عمر دن رات اس سے مانگے جاؤ۔ مگر وہ مانگنے سے ناراض نہیں ہوتا۔ ایک فقیر نہیں لاکھوں کروڑوں فقیر دن رات کے ہر وقت اور ہر لحظہ میں اس کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ مگر اس کی آنکھ پر میل نہیں آتا۔ نہ وہ اکتاتا ہے نہ تنگ ہوتا ہے نہ بیزار۔ غرض یہ خدا تعالیٰ کی ایک عجیب صفت ہے اور مجھے اب تک اس صفت کا نام اسمائے الٰہی میں معلوم نہیں ہوا۔ ادھر میرے منہ سے یہ فقرہ نکلا اور ادھر معاً دل میں یہ پڑا کہ ’’ہمارا وہ نام جس کا تو ذکر کر رہا ہے۔ الصبور ہے۔‘‘ یعنی سائلوں سے تنگ نہ آنے والا اور نہ ان سے اکتانے والا۔ بلکہ ہر پیچھے پڑنے والے کی بار بار کی پکار کو سہنے والا عالی حوصلہ خداوند۔ کوئی دوسرا ہو تو اتنے اور بار بار کے مانگنے اور پیچھے پڑنے والوں سے تنگ ہو کر ان کو دھکے دے کر اپنے دروازہ سے باہر نکال دے۔ مگر یہ اسی کا حوصلہ اور صبر ہے کہ نہ آزردہ ہوتا ہے نہ برا کہتا ہے۔ نہ جھڑکتا ہے۔ نہ ان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچاتا ہے اور سوال کرنے میں بندہ جو بے احتیاطیاں اور زیادتیاں کرتا ہے اسے برداشت کرتا چلا جاتا ہے اور ان پر صبر کرتا ہے۔ بلکہ جتنا کوئی مانگے اتنا ہی اس سے خوش ہوتا ہے۔

پس یہ بھی صبور کے ایک معنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو یہ نمونہ صبر اور عالی حوصلگی کا دکھا سکے۔

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ فاخرہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر قاضی طاہر اسماعیل صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع ملتان نشتر ہسپتال ملتان میں بچے کی پیدائش کے بعد سخت علیل ہیں۔ بوقت پیدائش درد سے بچنے کے ٹیکے کے نتیجہ میں وہ قومہ میں چلی گئی تھیں۔ اس دوران بذریعہ آپریشن بچی پیدا ہوکر اللہ کو پیاری ہوگئی۔ ڈاکٹرز کے مطابق اب والدہ کی جان بچنا بھی معجزہ سے کم نہیں ہوگا اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی دعا کی خصوصی درخواست کی جاتی رہی۔ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور الحمدللہ کہ عزیزہ فاخرہ نے دو ہفتے بعد آنکھ کھولی اور ہوش اور یادداشت واپس آنی شروع ہورہی ہے اور ڈاکٹرز کے مطابق حالت خطرے سے باہر ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو معجزانہ رنگ میں دائمی شفا عطا فرمادے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

یونیورسٹی آف پنجاب کو مختلف Subjects میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایڈیٹوریل سٹاف اور سپورٹس پرسونل وغیرہ درکار ہیں۔ پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کیلئے درخواستیں 7/اکتوبر 2009ء تک جمع کروائی جاسکتی ہیں جبکہ دوسری Posts کے لئے درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 نومبر 2009ء ہے۔

پاکستانی کمرشل بینک کو ایگزیکٹو، مارجن فنانس پروڈکٹ آفیسر اور سیٹلمینٹ آفیسر درکار ہیں۔ درخواستیں 30 ستمبر 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

اینگرو کیمیکل لمیٹڈ کو آپریشن شفٹ انچارج DCS Engineer اور اسسٹنٹ انجینئر آپریشن درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے hr@engro.com درخواستیں 25 ستمبر 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف کامرس کو پراجیکٹ ڈائریکٹر، اسسٹنٹ پراجیکٹ ڈائریکٹر، اکاؤنٹس آفیسر، ڈرائیور، نائب قاصد اور چوکیدار درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے: 051-9203705

AI-FUTTAIM کمپنی کو مکینیکل ٹیکنیشنز، الیکٹریکل ٹیکنیشنز، فٹرز، پینٹ ٹیکنیشنز، PDI ٹیکنیشنز، ڈینٹرز، باڈی ٹیکنیشنز اور پالشر وغیرہ درکار ہیں۔

نوٹ: تفصیلات کیلئے 6 ستمبر 2009ء کا انگریزی اخبار Dawn ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ حبیب اللہ صاحب کارکن بیت اقصیٰ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب ولد مکرم میاں خدا بخش صاحب 3 ستمبر 2009ء کو بعمر 83 سال وفات پاگئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بیت مبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز عصر بیت مبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ محترم والد صاحب لمبا عرصہ خادم بیت المبارک رہے۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کی جماعت میں شیخ برادری میں 1953ء میں احمدی ہونے کی سعادت پائی۔ میرے 5 بھائی اور 3 بہنیں پیدا ہوئیں جو کم عمری میں ہی فوت ہوتے رہے شیخ برادری نے بے حد تنگ کیا اور مشہور کر دیا کہ تم اولاد کی غرض سے احمدی ہوئے ہو۔ والد صاحب ثابت قدم رہے دعا کرتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں سارا ماجرہ عرض کیا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ زندگی والا بیٹا عطا فرمائے گا اسی دوران 8 فروری 1953ء کو خاکسار کی پیدائش ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے لمبی زندگی بخشی اور اپنے خاص فضل سے حضرت مسیح پاک کی سچائی ظاہر کی اور سچائی کو ان کی آنکھوں کے سامنے ثابت کر دیا۔ آخری وصیت کے مطابق ان کی آنکھیں نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کو عطیہ کے طور پر دے دی گئیں میرے علاوہ والد صاحب کی اور کوئی اولاد نہیں خاکسار کو بیت المبارک و بیت اقصیٰ میں خدمت بجالاتے ہوئے 20 سال ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ یہ حقیر خدمت قبول فرمائے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

دولت BAGS

ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

رپورٹ: مکرم محمد زاہد صدیقی صاحب سیکرٹری اشاعت آسٹریا

جماعت احمدیہ آسٹریا کا چوتھا جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ آسٹریا کے انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسیح موعود کے پروانوں نے محدود وسائل کے باوجود دن رات بڑی محنت، تندہی، جفاکشی اور اخلاص کے ساتھ وقار عمل کے ذریعہ مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ کی تزئین وآرائش کی۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کے پروگرام کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔ اسی طرح مشن ہاؤس ویانا میں نماز فجر ادا کی گئی۔ جو مکرم مولانا فیروز عالم صاحب انچارج مرکزی بنگلہ ڈیسک انگلینڈ حضور انور کی اجازت سے بطور مرکزی نمائندہ جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔

جلسہ سالانہ آسٹریا میں 65 افراد نے شرکت کی۔ اس طرح یہ جلسہ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے بہت چھوٹا تھا۔ مگر یہ جلسہ اپنی تمام تر اعلیٰ اور شاندار دینی روایات کے ساتھ انابت الی اللہ کے ماحول میں ویانا شہر کے ایک خوبصورت ہال میں منعقد ہوا۔ مستورات کے جلسہ گاہ میں پلازمہ ٹی وی کے ذریعے جلسہ کی کارروائی براہ راست دکھانے کا خصوصی اہتمام تھا جو سامعات کی توجہ اور دلچسپی کو برقرار رکھنے کا ایک نہایت موثر ذریعہ ثابت ہوا۔

پہلا اجلاس ساڑھے دس بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم فیروز عالم صاحب نے کی۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم منیر احمد منور صاحب مربی انچارج آسٹریا و پولینڈ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے جماعت احمدیہ آسٹریا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھجوایا تھا۔ حضور انور نے اپنے مبارک پیغام میں فرمایا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو مان کر اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ اور ہم خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ پس آپ کو اس نظام کی قدر کرنی چاہئے اور اس کی اطاعت کا جؤا اپنی گردنوں پر ڈالیں اور نظام اور خلافت کی اطاعت کا دامن کبھی نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو نظام کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

اس کے بعد مکرم فیروز عالم صاحب نے اطاعت خلافت اور اطاعت امیر کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے حضور انور ایدہ اللہ کے پیغام کی روشنی میں احباب جماعت کو درس اطاعت دیا۔ اس اجلاس کا دوسرا خطاب مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ کا تھا۔ آپ نے لین دین کے بارہ میں دینی تعلیم کے موضوع پر تقریر کی اور تیسری تقریر ہمارے آسٹرین نو احمدی مکرم محمد یونس مائر ہوفر صاحب کی تھی۔ انہوں نے ایک یورپین کی زندگی میں قرآن کریم کا کردار، کے موضوع پر جرمن میں خطاب کیا اردو میں اس کا ترجمہ مکرم حافظ راحت شمیم صاحب نے پیش کیا۔ مکرم محمد یونس مائر ہوفر کے خطاب کے بعد نماز ظہر وعصر وطعام کا وقفہ ہوا۔

دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم منیر احمد منور صاحب مربی انچارج آسٹریا و پولینڈ نے کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم احمد جمال ماجد صاحب نے انگریزی اور جرمن زبان میں "تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم مرزا عرفان احمد صاحب آف جمہوریہ سلواکیہ نے "مقام قرآن وحدیث از ارشادات حضرت مسیح موعود کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسری تقریر مکرم جہانگیر مرشد عالم صاحب نیشنل صدر جماعت آسٹریا نے کی۔ جلسہ کا آخری خطاب مکرم منیر احمد منور صاحب نے کیا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے نہایت دلکش واقعات سنائے۔

آخر میں مکرم فیروز عالم صاحب مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور یہ ایک روزہ جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہم سب کے لئے بابرکت کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 14/اگست 2009ء)

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

چینی کی قیمت مقرر کرنے کا اختیار صوبوں کے سپرد

وفاقی کابینہ نے چینی کی قیمت مقرر کرنے اور ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار صوبوں کو دیتے ہوئے چینی کے بحران کے حل اور مستقبل کی منصوبہ بندی طے کرنے کے لئے وفاقی وزیرخزانہ کی سربراہی میں خصوصی کمیٹی تشکیل دے دی ہے جو دس روز میں کابینہ کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

نئی تعلیمی پالیسی 2009ء کی منظوری

وفاقی کابینہ نے نئی تعلیمی پالیسی 2009ء کی منظوری دے دی جس میں 2015ء تک مجموعی قومی پیداوار کا 7 فیصد تعلیمی بجٹ کے لئے مختص کرنے کے علاوہ شرح خواندگی 86 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تعلیمی پالیسی پر عملدرآمد کی نگرانی کیلئے وفاق کی سطح پر بین الصوبائی وزراء تعلیم فورم کو ادارہ جاتی شکل دی گئی ہے۔ تمام پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دینے کے علاوہ پہلی جماعت سے انگریزی لازمی قرار دے دی گئی، ضلع کی سطح پر تعلیمی بورڈ قائم کئے جائیں گے جن کے لئے عملہ کی بھرتی صوبے کریں گے، پرائمری تعلیم کیلئے سرکاری سطح پر عمر 6 سے 10 سال ہوگی، گیارہویں اور بارہویں جماعت کو سکول ایجوکیشن میں ضم کر دیا جائے گا۔ نئی تعلیمی پالیسی میں فنی تعلیم کو بنیادی اہمیت دی جائے گی اور معیاری تکنیکی و فنی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

آبادی میں اضافہ کے باعث پاکستان میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے

پاکستان میں آبادی کی رفتار میں تیزی سے اضافہ کے باعث غربت اور بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے ایک امریکی ادارے کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی آبادی 18 کروڑ 80 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے اور وسائل اور آبادی میں مطابقت نہ ہونے کے باعث غربت اور بے روزگاری سمیت کئی مسائل جنم لے رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے اور اگر آبادی میں اضافہ اسی طرح جاری رہا تو بہت جلد پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چوتھا بڑا ملک بن جائے گا۔ رپورٹ کے مطابق 20 سال بعد پاکستان کی آبادی 20 کروڑ 80 لاکھ سے تجاوز کر جائے گی۔

چینی 40 روپے کلو فروخت کرنے کا فیصلہ سپریم کورٹ میں چیلنج

پنجاب شوگر ڈیلرز ایسوسی ایشن نے لاہور ہائیکورٹ کے چینی کی 40 روپے فی کلو فروخت کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرتے ہوئے اس کو کالعدم قرار دینے کی استدعا کی ہے۔ درخواست میں وفاقی حکومت، وزارت صنعت و پیداوار، وزارت تجارت، وزارت خوراک وزراعت، حکومت پنجاب اور شوگر ملز ایسوسی ایشن کو فریق بنایا گیا ہے۔

امریکی شہریوں پر حملہ کرنے والوں کے خلاف جوابی کارروائی

امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے امریکہ کو درپیش چیلنجوں میں پاکستان کو سرفہرست قرار دے دیا جبکہ امریکی فوج کے سربراہ ایڈمرل مائیک مولن نے بھی دھمکی آمیز لہجے میں کہا ہے کہ اگر امریکی شہریوں پر حملہ کرنے والے پاکستان میں روپوش ہوئے تو ہم جوابی کارروائی کریں گے۔ القاعدہ اور طالبان پاکستان کی بقاء کے لئے سب سے سنگین اور بڑا خطرہ ہیں۔

کسی بھی ملک کے خلاف اعلان جنگ کیلئے وفاقی کابینہ کی منظوری لازمی

مستقبل میں کارگل جیسی فوجی مہم جوئی کو روکنے کیلئے حکمران جماعت پیپلزپارٹی کی جانب سے تیار کئے جانے والے آئینی پیکج میں اعلان جنگ یا کسی دوسرے ملک کے خلاف فوج کے استعمال سے قبل وفاقی کابینہ سے منظوری کی تجویز وفاقی کابینہ کے اجلاس میں پیش کی گئی ہے۔

سوات میں جاری آپریشن 10 جنگجو ہلاک

سوات میں فورسز کے آپریشن اور پولیس وین پر حملے میں 10 شدت پسند ہلاک اور ایک اہلکار جاں بحق ہوگیا۔ خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ایک بار پھر کرفیو نافذ کر دیا گیا جبکہ گن شپ ہیلی کاپٹروں کی بمباری سے مزید 24 شدت پسند مارے گئے۔

درخواست دعا

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب کو کچھ عرصہ قبل گرنے سے ٹانگ میں فریکچر ہوگیا تھا جسے کامیاب آپریشن کے ذریعہ جوڑ دیا گیا تھا۔ تاہم بوجہ شوگر و معمر ہونے تا حال کمزوری بہت زیادہ ہے اور آپ چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے والد بزرگوارم کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہمارے گھر کوان کے وجود سے تادیر معطر رکھے۔ آمین

ربوہ میں سحر و افطار 11 ستمبر

انتہائے سحر	**5:26**
طلوع آفتاب	6:47
زوال آفتاب	1:05
وقت افطار	**7:23**

فری مٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 17 ستمبر 2009ء کو بوقت صبح 10:30 بجے تا 1:00 بجے دوپہر آؤٹ ڈور گراؤنڈ میں لگایا جا رہا ہے۔ اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیرنگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے / دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب و خواتین اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

صاحب جی فیبرکس
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
ریلوے روڈ۔ ربوہ
047-6212310

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

FD-10

We are One of the leading in Pakistan mainly Deal in sale of New Vehicles, Spare Parts & after Sale Services through the Branches mentioned below to say

To all our Concerns, Clients & Vendors/ Suppliers

TOYOTA
2 Year 50,000Km warranty

Toyota
Faisalabad Motors,

An Authorized 3S Automobile Dealership Which is declared
"The Best of the Best Dealership" in Consecutive 3 Years by Indus Motor Company Ltd.
Deals in Sale of all New Brands of **Toyota & Daihatsu** (041-8722002, 8722007) Sale of Spare Parts (041-8722003) &Services (041-8722005, 8732040).Introduce Express Maintenance in Services.
For Appointment Please contact (041-8722005).
Address: West Canal Road, Mansoor Abad, Faisalabad. Ph: 041-8719902, 8712002, 8712004, 111-000-052
Fax: 041-8712003

Toyota Sargodha Motors, Sargodha
An Authorized 3S Automobile Dealership of Indus
Address: Lahore Road Sargodha (Ph: 048-2321801-02,2321803)

Lahore central Motors, (Pvt)Ltd
HINO
An Authorized Automobile of Hino Pak.Ltd.
Address: Multan Road Lahore.
Ph: 042-7512007, Fax: 042-7512008

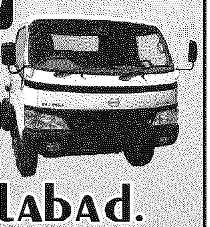

NASIR TRADERS, FAISALABAD.
One Of The Largest Importers & Exporters Of

Al-Nasir Motors, Karachi
One Of The Largest Importers & Exporters Of

MRK CAR CARRIERS
A freight forwarding Co heaving a fleet of trailers